ہندوستان میں انگریزوں کی آمد اور مغلیہ سلطنت کا زوال

ہندوستان میں مغلیہ حکومت کا زوال اور حکمراں کی حیثیت سے انگریزوں کا غلبہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ جس کا ایک طویل تاریخی پس منظر ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں نے سات سو سالوں تک حکومت کی تھی۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے اپنی روایتی شجاعت اور بہادری کے ذریعہ ہندوستان کی حکومت پر قبضہ کیا تھا اور چھ سو سالوں تک نہایت کامیابی اور شان وشوکت کے ساتھ حکومت کی۔ لیکن جیسا کہ قانون قدرت ہے، طویل مدت تک جب کوئی قوم حکمراں کی حیثیت سے زندگی گزارتی ہے تو کچھ خرابیاں بھی اس قوم میں آنے لگتی ہیں جیسے عیاشی، کاہلی اور بزدلی وغیرہ۔ ان خامیوں کے شکار ہندوستان کے مسلم حکمراں بھی ہوئے۔ اٹھارہویں صدی کی ابتدا سے ہی مسلم حکمرانوں میں یہ خامیاں پیدا ہونے لگی تھیں۔ مسلمانوں کی ایک بڑی طاقت اسلامی تعلیمات اور اصول ونظریات میں مضمر تھی جس کو مسلم حکمرانوں نے یکسر فراموش کرنا شروع کردیا تھا۔ اس فراموشی نے ان کے دلوں میں بغض، حسد، کینہ اور فساد کو جنم دیا۔ وہ غیروں کا اثر قبول کرکے اسلامی تعلیمات بھلانے لگے تو ان کی حکومت پر بھی رفتہ رفتہ زوال آنے لگا۔ یہ زوال اسلام کا نہیں تھا بلکہ مسلمانوں اور ان کے دلوں کا زوال تھا۔ جس نے مسلم حکمرانوں کو حاکم رہنے کے باوجود غیروں کا محتاج بنادیا۔ انگریز سازش اور سیاسی داؤ پیچ میں ترقی یافتہ تھے۔ وہ اسلام پر تو غالب نہیں آسکے لیکن اپنے سیاسی داؤ پیچ اور مسلم بادشاہوں کی کمزوریوں کی وجہ سے ان پر غالب آگئے۔

ہندوستان میں مسلم بادشاہوں کا آخری خاندان مغلوں کا تھا۔ مغلیہ حکومت کے زمانہ میں سلطنت کو عروج بھی ہوا اور زوال بھی ہوا۔ دراصل ہندوستان میں مسلمانوں کے زوال اور پستی کا زمانہ اٹھارہویں صدی کی ابتدا سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ یعنی 1707ء میں بادشاہ اورنگ زیب عالم گیر کی وفات کے بعد سے ہی مغلیہ حکومت کمزور ہونا شروع ہوگئی تھی۔ حکومت مخالف طاقتوں نے زور پکڑنا شروع کردیا تھا اور مرکزی حکومت کی کمزوری سے علاقائی اور صوبائی حکمراں خودسر ہونے لگے تھے اور رفتہ رفتہ ہمارے بادشاہوں کی سیاسی قوت کمزور ہونے لگی۔

باہر سے آنے والے انگریز جو پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے شاہ جہاں کے زمانے میں ہندوستان آ کر تجارت کرنے لگے تھے، اس فکر میں تھے کہ اپنی عیاریوں اور مکاریوں کے ذریعہ مسلمانوں کی حکومت کو کمزور کردیں۔ ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکائیں اور مسلمان امیروں کو بھی بہکا کر اپنی چالبازیوں کے دام میں پھانس لیں اور اس طرح پورے ملک میں سیاسی ابتری پھیلا کر اپنی حکومت قائم کرلیں۔

یہ تو انگریزوں کی بات تھی جو سات سمندر پار سے تاجر بن کر آئے تھے اور حاکم بننے کی کوشش کررہے تھے لیکن اندرون ملک بھی مغل حکومت کے دشمن کم نہیں تھے۔ اس زمانے میں جب پنجاب، سندھ، صوبہ متحدہ آگرہ، اودھ اور دکنی ہندوستان کے تمام علاقے مغل حکومت میں شامل تھے، جو اورنگ زیب عالم گیر کے ہاتھوں مغلوں کے زیرنگیں آئے تھے۔ اس وقت مغلیہ خاندان کا آخری طاقت ور حکمراں اورنگ زیب عالم گیر کو ہی سمجھا جاتا تھا۔ اورنگ زیب کے بعد مغلیہ خاندان کے اور بھی کئی بادشاہ ہوئے لیکن ان میں اورنگ زیب جیسی خوبیاں نہیں تھیں۔ اس لیے رفتہ رفتہ مغلیہ حکومت کمزور ہوتی چلی گئی۔ انگریزوں کی سازش کے علاوہ اس صورت حال کی دوسری اہم وجہ یہ تھی کہ ہندوستان میں حکومت مخالف طاقتیں خفیہ طور پر سازش کررہی تھیں۔ مغل دربار کے کچھ مسلمان امیر جو لالچی اور اخلاقی طور پر بہت کمزور تھے، دشمنوں کی چالبازیوں میں پھنس گئے اور اپنے ذاتی مفاد کے لئے مغلیہ سلطنت کو نقصان پہنچانے لگے۔ بہت سے مسلمان جھوٹی اور بُری باتوں میں پڑ کر اسلام کے سچے اور آفاقی اصولوں کو بھولتے جارہے تھے، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مغلیہ سلطنت میں رفتہ رفتہ کمزوریاں اور خرابیاں بڑھتی چلی گئیں۔

مغل حکمراں اپنی سیاسی اور اخلاقی کمزوریوں کی وجہ سے بیک وقت خارجی اور داخلی سازشوں کا مقابلہ نہیں کرسکے اور سارے ملک میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا ہوگئی اور ملک سیاسی افراتفری کا شکار ہوگیا۔ اس صورت حال کا فائدہ اٹھا کر انگریز علاقائی سطح پر اپنی طاقت بڑھاتے رہے۔ پہلے تو یہ انگریز چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے نوابوں اور راجاؤں کو ایک دوسرے کے خلاف ورغلاتے اور انہیں آپس میں لڑادیتے اور جس فریق کا پلہ بھاری دیکھتے اس کی طرف سے مدد کرنے کے بہانے خود ہی شریک ہوجاتے۔ اس طرح فاتح فریق سے اپنی ہمدردی کی قیمت کچھ علاقوں کی شکل میں وصول کرتے۔ اسی طرح انگریزوں نے ہندوستان کے بہت سے علاقوں پر رفتہ رفتہ قبضہ کرلیا۔ مسلمانوں کی سیاسی طاقت کو انگریزوں نے کئی ٹکڑوں میں تقسیم کردیا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی سیاسی مرکزیت کمزور

ہوگئی۔

ظاہر ہے کہ جب کوئی مرکزی قوت ٹوٹ کر الگ الگ بکھر جاتی ہے تو اس میں خود بخود کمزوری پیدا ہونے لگتی ہے۔ چنانچہ مغلوں کی حکومت اور مسلمانوں کی سیاسی طاقت ہندوستان میں کمزور ہوتی چلی گئی۔ صوبائی و علاقائی سطح پر کہیں انگریزوں نے ہم وطنوں سے قبضہ کروایا اور کہیں خود آگے بڑھ کر اپنے قبضہ میں لے لیا۔ کہیں سکھوں اور مرہٹوں کی حکومت قائم کروائی اور پھر ملک کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے خود پورے ملک پر قبضہ کرلیا۔

ان حالات میں مغل حکمرانوں کی کمزوری اور مسلمانوں کی عام ذہنی، اخلاقی اور تعلیمی پستی کا جائزہ لے کر اس وقت جو رہنما قیادت کے لئے منظر عام پر آئے اور جنہوں نے انگریزوں کے خلاف قوم کے اندر مخالفت کا جذبہ پیدا کیا اور ہندوستانیوں کو انگریزوں کے بڑھتے ہوئے سیاسی اثرات اور ان کے فتنے سے واقف کرایا۔ ان میں سب سے آگے شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے خاندان کے بزرگ عالم اور شاگرد، شاہ اسمٰعیل شہیدؒ، سید احمد بریلوی شہید اور حافظ رحمت خان شہید وغیرہ تھے۔ ان حضرات نے خاص طور پر مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کی کوشش کی اور انہیں روحانی و اخلاقی تعلیم کا پیغام دیا اور یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ اگر اس وقت ہم لوگوں نے ہمت و حوصلہ سے کام نہیں لیا تو ہمیشہ کے لیے انگریزوں کے غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیئے جائیں گے اور ہمیشہ ان کے ظلم وستم کا شکار بنے رہیں گے۔ مگر اب پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا اور انگریز زیادہ طاقت ور ہو چکے تھے۔ اس لیے ان مصلحین حضرات کو انگریزوں کی قوت اور سازش کی وجہ سے شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

مشقی سوالات

1. مغلیہ سلطنت کے زوال کے اسباب پر روشنی ڈالیے۔
2. ہندوستان میں انگریزوں کی آمد اور اس کی پالیسی کی وضاحت کیجیے۔